فتوی علماء پنجاب وهندستان

بحق

مرزا غلام احمد ساکن قادیان

تمہید

...ن نے اپنے رسالہ فتح اسلام مین اپنے مسیح موعود ہونیکا دعوی کیا تو اس سے اہل اسلام کی پبلک مین ایک عام شور برپا ہوگیا۔ اس شور کو مٹانے اور اپنے دعوے
کے ثبوت مین اسنے ایک رسالہ توضیح مرام مشتہر کیا۔ تو اسنے اس شور کی آگ کو اور بھی تیز کردیا۔ اور خوب بھڑکایا۔ کیونکہ فتح اسلام مین تو اسنے مسیح موعود ہونیکا دعوے
توضیح مرام مین اپنے نبی ہونیکا بھی دعوی کیا۔ اور علاوہ بران بہت سے عقائد کفریہ کا اظہار کیا۔ جو عقائد اسلام کے بالکل مخالف ہین۔ اور عقائد
فلاسفہ۔ ہنود۔ یہود ونصاری کے عین مطابق وموافق۔ اس رسالہ کی اشاعت سے وہ شور بڑھا تو اسکے ازالہ کے لئے اسنے ایک اور رسالہ ازالہ اوہام
مخصوص مضامین کو اپنے حواریون مین متداول کیا۔ اور انہون نے بذریعہ رسائل ومجالس انکو پبلک مین مشتہر کیا۔ ان مضامین نے اس شور کی بھڑکتی ہوئی
پر دسن آئیل (مٹی کا تیل) ڈالدیا۔ کیونکہ اس رسالہ مین اسنے دعوی مسیحیت اور نبوت کے ساتھ رسالت کا بھی دعوی کیا ہے۔ رسالت بھی کیسی؟ جسکی
بشارت وشہادت نص قرآن (ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد) مین آچکی ہے۔ اور علاوہ بران بہت سے کفریات کا ڈھیر اگلا۔ معجزات
مسیح وغیرہ انبیا سے بتاویل وتحریف انکار کیا حضرت مسیح وغیرہ انبیا خصوصا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے اصحاب اتقیا اور انکے اتباع باصفا پر علم وفہم
...یت کا دعوی کیا اور ان سب کی توہین کا ارتکاب کیا پھر تو وہ شور عالمگیر ہوگیا اور چارون طرف سے نعرہ تکفیر ونفرین بلند ہونے لگا۔ ان رسائل ثلاثہ سے
قادیانی نے اچھا اثر نہ دیکھا۔ تو اشاعت رسالہ توضیح مرام ہی کیوقت سے ۶ جنوری ۹۱ء کا بھی اشتہار دیدیا۔ اور اشتہار ۲۶ مارچ ۹۱ء مین یہ مشتہر کیا کہ علماء وقت جب تک
ان عقائد ومقالات مین جنکو وہ کفر وگمراہی سمجھتے ہین۔ مجھسے مباحثہ نہ کرلین تب تک اپنی زبان کو تکفیر اور طعن سے روک رکھین۔ اور اس مباحثہ کو ایسی پیچیدہ
...ل اور ناممکن الوقوع شروط سے مشروط ومقید کردیا کہ نہ وہ شرطین وقوع مین آوین اور نہ مباحثہ کی نوبت پہونچے۔ جس سے اسکا مقصود یہ تھا کہ جتنے
...تک مباحثہ ملتوی رہے اور ٹل سکے اتنے ہی دن طعن وتکفیر سے لوگونکی زبان بند رہے۔ اور اسکے عقائد ودعاوی کا کچھ نہ کچھ اثر انکے اتباع اور ناواقف
لوگون پر ہوتا رہے۔ علماء وقت نے وقتا فوقتا اسکی ناجائز شروط کو ابطال اور جائز کی تسلیم وقبول سے مباحثہ کرلینے پر مستعد ہونیکا اظہار کیا۔ مگر قادیانی سے بجز گریز و...
کا اصلی منشا ومقصود تھا۔ کچھ ظہور مین نہ آیا۔ یہانتک کہ قضا وقدر نے اسکو اس دوڑنے اور بھاگنے کے ساتھ پھر ہمارے پنجہ مین پھنسا دیا۔ اور لودھانہ کے مقام
پر اس سے مباحثہ کرا دیا۔ جسکی کسیقدر کیفیت نمبر ۱ جلد ۱۳ مین شائع ہوئی ہے۔ اس مباحثہ مین جو اسنے شکست وہزیمت پائی وہ ناظرین پرچہ ہائے مذکور پر
ظاہر ہو گی۔ مگر اسکی دلیری اور بہادری کو دیکھو اور اسپر صد آفرین کہو۔ کہ شکست پاکر بھی وہ دعوے مباحثہ سے دست بردار نہوا اور اشتہار ۲ اکتوبر ۹۱ء
...ی مباحثہ ہوا اور دہلی جاکر خم ٹھوک کر کھڑا ہوگیا۔ اسپر دہلی پہونچکر اسکا تعاقب کیا گیا۔ اور اسکی جملہ شروط جائزہ کو منظور کرکے منظوری مباحثہ کا اشتہار دیا گیا
...اسنے مباحثہ سے انکار کیا جسکی تفصیل نمبر ۳ جلد ۱۴ مین ہے۔ مگر پھر اسکی شرم وحوصلہ کو دیکھو اور اسپر ہزار آفرین کہو کہ دہلی سے بھاگ کر قادیان مین
پر وہ اس شکست وہزیمت کو بھول گیا۔ اور ایک آسمانی فیصلہ (جو درحقیقت شیطانی فیصلہ ہے) اسنے لکھ مارا اور اسمین پھر مباحثہ کا مدعی بن بیٹھا
...اپنا گریز وفرار کا الزام علماء وقت پر قائم کیا۔ اسپر لاہور وسیالکوٹ پہونچکر اسکا تعاقب کیا گیا۔ اور متعدد نوٹسون کے ذریعہ اسکو مباحثہ کیطرف بلایا گیا مگر
میدان مباحثہ مین نہ آیا۔ بلکہ جہان خاکسار پہونچا وہان سے وہ فورا بھاگا جسکی کیفیت نمبر ۱ جلد ۱۵ مین ہے۔ خاکسار ابتداء ہی سے اسکی بیجا اور
ناممکن الوقوع شروط کو پیش کرنے سے اسکے مباحثہ سے مایوس ہوچکا تھا۔ مگر قطع حجت قادیانی کی غرض سے لودھانہ کے مباحثہ تک اسکو حق مین تمام علماء
اسلام کی رائے ظاہر ومشتہر کرنے سے رکا رہا۔ اور جب لودھانہ کے مباحثہ کو وہ ناتمام چھوڑ کر بھاگا۔ اور اوپر بھی مایوسی نے جلوہ دکھایا تو تب خاکسار نے
عام دہلی پہونچکر ایک استفتاء مرتب کیا جسمین قادیانی کے خیالات ومقالات درج کرکے انکی تصدیق وشہادت کے لئے اصل عبارات اسکی
تصنیفات کو بقید صفحات نقل کردیا۔ اور اس استفتاء کا جواب بقیۃ السلف حجۃ الخلف شیخنا وشیخ الکل حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین
صاحب محدث دہلوی متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ سے حاصل کیا اور پھر ایک خاص سفر از دہلی تا بقریب کلکتہ بھوپال وغیرہ اختیار کرکے اکثر مشاہیر
...ہندوستان کے علماء وفضلاء مختلف مذاہب کا توافق رائے حاصل کیا پھر لاہور پہونچکر اس استفتاء اور اسکے جواب کو رسالہ کیصورت چھپوا کر
...مقامات ہندوستان پنجاب مین جہان خاکسار خود نہین پہنچا تھا روانہ کیا اور اسپر سکنائے ان مقامات کی شہادات وتائیدات کو
...کرایا۔ یہ فتوی مدت سے محل اتفاق علماء ہندوستان وپنجاب ہوچکا تھا مگر اسکی اشاعت عام مین اسیوجہ سے توقف والتوا ہوا کہ

اگر کادیانی کو ان باتون کی نسبت جنکو علماء وقت نے کفر و ضلالت کادیانی پر دلیل ٹھہرایا ہے۔ کچھ عذر ہو تو اسکو مجمع علماء مین پیش کرے۔ اور انہین وہ مباحثہ کرنا چاہتا ہے تو کرے۔ اور اس رسالہ تکفیر و تضلیل کو جو باتفاق علماء اسکے لئے تیار کیا گیا ہے کسی حیلہ سے ٹلا سکتا ہے تو ٹلا دے یعنی ان باتون کا اپنی تصانیف مین پایا نجانا۔ یا اگر وہ انمین موجود ہین تو انکا موجب کفر و ضلالت نہونا ثابت کر دے۔ الحزی و غیرہ اس امر کی طرف اسکو جواب فیصلہ آسمانی مین بلایا گیا۔ اور اس جواب کو چھاپ کر اسکے پاس بھیجا گیا۔ اور بانتظار ورود جواب تک اشاعت فتوے کو ملتوی کیا گیا۔ مگر پھر بھی اسنے اسطرف رخ نکیا۔ اور مباحثہ کا نام لینا بھی چھوڑ دیا۔ لہذا اس فتوی کا اب عام اہل اسلام مین مشتہر کرنا ضروری سمجھا گیا ہے۔ فتوی سے پہلا چند تمہیدی امور کا بیان ضروری ہے۔ ناظرین پہلے انکو ملاحظہ فرمائینگے تو فتوی سے زیادہ حظ اٹھائینگے۔

امر اول اس مجموعہ فتاوی مین گو کادیانی کی بڑے زور و شور سے تکفیر ہوئی ہے۔ مگر اصل سوال اور اسکے پہلے اور اصل جواب مین کفر کادیانی سے تعرض نہین ہوا۔ اصل سوال صرف یہ ہے کہ عقائد کادیانی مندرجہ سوال اسلامی عقائد ہین یا نہین۔ اور ان عقائد مین کادیانی پابند و پیرو اسلام ہے یا اسکی پابندی سے خارج۔ اور ایسے عقائد والا۔ ولی۔ مجدد۔ ملہم۔ محدث ہو سکتا ہے۔ یا وہ ان عقائد کے سبب دجال کہلانے کا مستحق ہے۔

انکا اصل جواب جو حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی طرف سے ہے۔ صرف یہ ہے۔ کہ یہ عقائد اسلامی نہین اور کادیانی ان عقائد مین پابندی اسلام سے خارج ہے۔ اور ایسے عقائد والا محدث۔ مجدد۔ ملہم۔ ولی نہین ہو سکتا۔ بلکہ منجملہ دجالین ایک دجال ہے۔ اس جواب کی تائید و شہادت مین جو اور فتوے و جوابات لکھے گئے ہین۔ انمین بڑے زور و شور سے کادیانی کی تکفیر ہوئی ہے۔ اصل سوال اور اسکے پہلے جواب مین اس تکفیر سے اس غرض سے تعرض نہین کیا گیا۔ کہ اس جواب مین کسی شخص کا اختلاف نہو۔ اسمین کادیانی اور اسکے عقائد کا کم سے کم درجہ حال و حکم بیان ہوا ہے۔ تا کہ اس سے اور کوئی کمی نکرے زیادتی جسقدر کوئی مناسب سمجھے عمل مین لاوے۔ یہی وجہ ہے کہ جو علماء کادیانی کو کسی خاص وجہ سے کافر نہین کہتے صرف مبتدع و گمراہ جانتے ہین انہون نے بھی اس جواب سے اتفاق کیا۔ اور اسکے عقائد کو خطا و گمراہی قرار دیکر یہ ظاہر کیا کہ وہ عقائد اسلامی عقائد نہین۔ اور جو علماء اسکو کافر و مرتد۔ زندیق۔ و منافق جانتے ہین انہون نے اصل جواب پر بہت کچھ بڑہایا اور اسکو اچھی طرح کافر بنایا۔ اور دل کھولکر اپنے علم و قلم کا زور دکہایا۔ لہذا یہ مجموعہ فتاوے اسوقت کے دونو قسم کے مسلمانون کے (۱) نئی روشنی و نئے خیالات کے جنٹلمین جو نیو فیشن کے مہذب کہلاتے ہین۔ اور وہ لفظ کفر و کافر کے استعمال کو خواہ کیسا ہی بامحل و حسب موقع ہو کسی کے حق مین پسند نہین کرتے اور وہ دنیا مین کسیکو منکر انبیاء علیہم السلام ہو خواہ منکر قطعی احکام حلال و حرام کافر نہین جانتے اور موجودہ قیود و احکام اسلام کو ان سولائیزڈ غیر مہذب اور وحشی اقوام اور ملکون کے لئے مخصوص و مناسب سمجھتے ہین۔ اور اسوقت کے مہذب اقوام کو ان قیود سے آزاد خیال کرتے ہین۔ (۲) پرانے خیالات کے مسلمان جنکو قسم اول اولڈ فیشن کہتے ہین اور وہ بلا چون و چرا احکام و ہدایات اسلام پر ایمان لاتے ہین۔ وہ فتوی کفر سے ایسے ڈرتے ہین جیسے نیو فیشن کے مہذب غیر مہذب قیود کو رد کرتے ہین)۔ لائق ملاحظہ ہے۔ قسم اول صرف اصل سوال اور اسکے پہلے جواب کو دیکھین۔ اور کادیانی کے اقوال و عبارات کا قرآن و حدیث کے بیانات سے مقابلہ و موازنہ کر کے کادیانی کو کافر نسہی مرتد بھی اتنا تو کہین۔ کہ جو عقائد و مقالات اسنے ظاہر کئے ہین وہ اسلام کے عقائد نہین ہین۔ اور اگر انہین انکو کچھ خلاف ہو تو اس سے ہمکو آگاہ کرین۔ اور قسم دوم کے مسلمان ان سب فتوون کو اول سے آخر تک ملاحظہ کرین اور اس ذریعہ سے کادیانی کی کفریات پر مطلع ہو کر اس سے اپنے ایمان کو بچاوین۔ یہہ فتوے انہی اخوان دین کی صیانت اعتقاد کو دیے ہین۔ پہلی حضرات تو خود مفتی ہین وہ تو ایسے ایسے فتوی اپنی عقل سے یا لاز اوف نیچر (قوانین قدرت) سے بنا سکتے ہین انکو ان فتوون کی چندان حاجت نہین۔ ہان اگر وہ اس مجموعہ کو ملاحظہ فرمائینگے تو ہم پر بار منت و احسان رکھینگے۔ اور بے تکلف ہم انکے ممنون احسان ہونگے۔ امر دوم یہ فتوے کسی خاص شخص یا فرقہ کی رای نہین ہے بلکہ تمام قوم اہل اسلام کی پبلک اوپینین (عام رای) ہے یہی وجہ ہے کہ اسمین مختلف فرقہ ہا و طرق کے فقرا علماء حنفی۔ شافعی۔ اہلحدیث اہل فقہ مقلدین۔ غیر مقلدین اہل سنت۔ اہل تشیع سب کی تحریرات و جوابات شامل ہین۔ لہذا یہ فتوی شخصی طرفداری یا پارٹی فیلنگ کی تہمت سے بری ہے۔ اور اسپر وہ الزام عائد نہین ہو سکتے جو شخصی یا کسی خاص فرقہ کے فتوی کی نسبت عائد کئے جا سکتے ہین۔ کہ وہ شخصی عناد یا پارٹی طرفداری پر مبنی ہین۔ ایک یا دو اشخاص یا ایک فرقہ پر تو گمان عناد و طرفداری و خطا کاری ہو سکتا ہے صدہا اشخاص اور تمام فرقون پر یہ گمان کیونکر ہو سکتا ہے۔ امر سوم اس فتوی پر ایسے اشخاص کے دستخط و شہادات بھی ہین جنکو ہم عالم لائق افتا نہین سمجھتے۔ انکے دستخط صرف ان لوگون کی نمائش و طمانیت کے لئے لئے گئے ہین جو انکے پیرو ہین اور انکے اتفاق سے ان لوگون کی ہدایت مقصود ہے۔ اور بعض مولوی مفتی قاضی واعظ مشہور ہین اور انکے دستخط اس فتوے پر نہین ہونگے۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ وہ اس فتوے کے مخالف یا کادیانی کے معتقد ہین۔ انکے دستخط نہونے کی وجوہ مختلف ہین۔ بعض تو انمین

یس پانچ روپیہ یا اس سے کمتر لیکر جو کوئی چاہے فتوی لکھ دیتے ہین۔ لہذا انکے دستخط اور مہرون کو عموماً حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا اور خود غرضی پر مبنی
ل کیا جاتا ہے۔ اس لئے ہمنے انسے دستخط کرانا مصلحت نہ سمجھا بعض ایسے ہین کہ عقائد کادیانی کو برا کہتے ہین مگر کادیانی کے حواری حکیم نورالدین رکن
ست ہمیون کے لحاظ اور حصول فتوے مقامات کی طمع سے مہر ثبت نہین کی گئی بعض ایسے بھی ہین جنکی طرف ہمنے رجوع ہی نہین کیا۔ اور انکے پاس فتوے نہین بھیجا۔

(امر چہارم۔ ان جوابات و شہادات کی ترتیب (تقدیم و تاخیر) مین رتبہ درجہ اہل شہادات کا کوئی لحاظ نہین کیا گیا کیفما اتفق جیسا اتفاق ہوا)
ہادات کو درج کیا گیا۔ اس سے کوئی مقدم الذکر کا افضل ہونا اور موخر کا مفضول ہونا نہ نکال لے۔ امر پنجم۔ کادیانی اور اسکے اتباع اس فتوی کے جواب مین یہ
ت باتین کہہ رہے ہین۔ اور کہینگے۔ اول یہہ کہ جو باتین ہمارے ذمہ لگائی گئی ہین۔ ہمنے نہین کہین دوسری بات (جو پہلی کے مخالف ہے) یہ کہ ہان کہے تو
ین مگر انکے معنے اور ہین۔ تیسری بات یہہ اس قسم کے فتوی علما ہمیشہ ایک دوسرے پر لگاتے چلے آئے ہین مگر آخر وہ فتوی نا معتبر سمجھے گئے اور جنکے حق مین
فتوی لگائے گئے وہ مقتدا تسلیم کئے گئے۔ ان باتونکا جواب حسب تفصیل ذیل ہے۔ اول کا جواب جن باتونکو کادیانی کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ ان باتون کے
ت مین ہمنے اصل عبارات کادیانی کو نقل کر دیا ہے وہ عبارتین اسکی کتابون مین نہ نکلین اور انکی نقل مین ہماری غلط بیانی ثابت ہو تو فی عبارت
ب سو روپیہ جرمانہ دینے کو ہم حاضر ہین۔ مگر اس امر کا تصفیہ مجرد انکار کادیانی اور اسکے اتباع سے نہین ہو سکتا انکا یہ انکار محض کذب ہے اور کذب انکی مذہب
ہر ایک عمل درآمد کا اصل اصول ہے۔ اسکے تصفیہ کے لیے ایک مجلس کا منعقد ہونا ضروری ہے۔ جسمین ہم ان عبارات کا تصانیف کادیانی
مین پایا جانا ثابت کرین۔ اور وہ انکار کی رٹ لگاوے۔ اور روز روشن مین آفتاب کو چھپا کر دکھاوے۔ دوسری بات کا جواب۔ معنے
تصفیہ بھی اسی مجلس مین ہو سکتا ہے۔ اس مجلس مین اگر اسکی عبارات کے ظاہری معنے بشہادت لغت و محاورہ اہل لسان نہ نکلے
جو مفتیون نے سمجھے ہین تو اسپر بھی ہم فی عبارت سو روپیہ جرمانہ دینے کو حاضر ہین کادیانی ان عبارات کے جو معنے چاہے بنا سکتا ہے۔ جو شخص خنزیر
سے انسان مراد لے اور دمشق سے قادیان وغیرہ وغیرہ اسکو ایک کلام کے ایسے معنی جو ظاہر کے مخالف اور معنی در بطن شاعر کا مصداق
مون بیان کرنا کیا مشکل ہے۔ تیسری بات کا جواب مضمون امر دوم مین بیان ہو چکا ہے کہ یہ فتوی کسی شخص یا خاص فرقہ کیطرف سے
نہین ہے۔ اسلیے وہ ان سابق فتوون کی نظیر نہین ہو سکتا۔ جو ایک شخص یا ایک فرقہ نے اپنے مخالف شخص یا فرقہ کے حق مین لگائے ہین
اور وہ شخص عناداً یا پارٹی طرفداری کے سبب غلط نکلے۔ بلکہ یہ تمام اہل اسلام کا جمہوری فتوے ہے۔ اس فتوی کا آخر کو غلط و نا معتبر نکلنا کوئی شخص تجویز
ری تو زمانہ سابق مین اسکی کوئی نظیر بتاوے۔ کادیانی کے ایک فرضی یا مستور حواری مسافر تاجر نے جو اپنی مراسلت مطبوعہ ضمیمہ پنجاب گزٹ مورخہ
۹۔ مارچ سنہ ۹۱ء سیالکوٹ مین اسکی ایک نظیر بتائی ہے اور یہ کہا ہے۔ اسوقت ایسے شخص کا مجھے خیال آیا جسکے لیے کسی زمانہ مین مکہ شریف سے مولوی
صاحبان نے کفر کے فتوی منگوائے تھے۔ اور جسکی زیارت کے لیے مین علیگڈھ پہنچا تھا۔ اور جسکی صداقت سچی ہمدردی اسلام کا آج ایک عالم
معترف ہو رہا ہے مگر اس حواری کو یہ خیال نہ آیا کہ یہ نظیر فریقین کے نزدیک مسلم نہین ہے۔ اس فتوی کا مسلمانونکے نزدیک غلط و نا معتبر ہونا
اب تک ثابت نہین ہوا۔ اور طرفہ یہ کہ کادیانی بھی اس فتوی کو غلط نہین سمجھتا اور اس شخص کو جسکے حق مین فتوی دیا گیا تھا وہ مسلمان
خیال نہین کرتا۔ اور اس طرفہ پر یہ طرہ ہے۔ کہ وہ شخص بھی کادیانی کے نئے خیالات سے متفق نہین اور اسکا خلاف اخبارون مین مشتہر
ہو چکا ہے۔ لہذا کادیانی کے نئے خیالات کو اسلام سے خارج سمجھنے مین وہ تمام اہل اسلام سے متفق ہے۔

اب اگر وہ حواری اس شخص کو مسلمان جانتا ہے تو اسکے فتوی کو کادیانی کے خلاف مین مان لے اور مثل مشہور بڑے سے سنا نا
سو بہانہ مین غور کرکے یہ سمجھے کہ ایسا لبرل اور نیچرل خیال کا آدمی بھی کادیانی کے نئے خیالات کو اسلام سے خارج کرتا ہے۔ تو پھر وہ
کیونکر مسلمانی خیال ہو سکتے ہین۔ اور اگر کادیانی کی رائے کو اس شخص کی نسبت حق جانتا ہے اور فتوے علمائے حرمین کو اسکے حق
مین صحیح سمجھتا ہے۔ تو اس نظیر کو واپس لے اور اس فتوے کو بلا مزاحمت نظیر مخالف صحیح و خالی از عناد و خطا و طرفداری
سمجھے

تمہید ختم ہوئی اب فتوی پڑھو۔